## سوال نمبر ۲ :

### ۱- تعارف :

دین کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم ہے۔ اس میں اول درجہ توحید کا ہے۔ توحید کو اسلام میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اس دنیا میں اس کی آسائش کے لیے تمام نعمتیں مہیا کیں۔ انسان کا حق اور فرض بنتا ہے کہ وہ مالک کی مرضی بجا لائے۔ اور اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارے۔ ان اصولوں پر عمل کرنے سے پہلے اسے توحید کو دل و جان سے ماننا پڑے گا۔ توحید کی اہمیت کو بیان کرنے کے لیے مختلف نظریات ہیں۔ جس میں تاریخی، سائنسی، فلسفی اور اسلامی نظریہ شامل ہے۔

### 2- توحید کا معنی و مفہوم :

لفظ توحید "وحد" سے نکلا ہے جس سے مراد ہے واحد یا یکتا۔ اصطلاحی معنوں میں توحید سے مراد ایک ماننا ہے۔ شریعت کی رو سے توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس بات پر یقین رکھنا کہ واحد ہے اور وہ اپنی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں بھی واحد ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے :

والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم

"تمہارا رب واحد ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ بڑا رحمن اور رحیم ہے۔"

رسول ﷺ نے توحید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا :

"اسلام کی مثال ایک عمارت کی سی ہے اور اس میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔"

اگر بنیادی عقائد پر غور و فکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ توحید کے علاوہ دیگر تمام ارکان عبادات کے زمرے میں آتے ہیں

Scanned with CamScanner

## 5. عقیدہ توحید:

قرآن مجید میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 177 میں ارشاد ہے:

"اور نیکی تو یہ ہے کہ تو ایمان لائے اللہ پر، آخرت پر، کتابوں پر، ملائکہ پر اور نبیوں پر۔"

اس آیت کی رو سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عقائد میں بھی توحید کو سرفہرست رکھا گیا ہے۔ سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قل ھو اللہ احد"

"کہہ دیجئے! اللہ ایک ہے۔"

تو عقیدہ توحید سے مراد ہے کہ اس بات پر پختہ یقین کر لینا کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام جہاں کا پالنے والا ہے۔ زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہی سب ممکن ہوتا ہے۔

## 6- توحید کی اقسام:

توحید کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں اور ان پر یقین رکھنا ایمان کا لازمی جزو ہے۔

### i. توحید فی الذات:

توحید فی الذات سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں ہے۔ وہ اکیلے ہی اس نظام کو چلا رہے ہیں۔ اور صرف اللہ کی واحد ذات ہے جو کہ عبادت کے لائق ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ سے جب ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ

"کہ تو ایمان رکھے اللہ پر، آخرت پر، کتابوں پر، ملائکہ پر، نبیوں پر اور اچھی اور بری تقدیر پر۔"

Scanned with CamScanner

## ii- توحید فی الصفات :

توحید فی الصفات سے مراد کہ اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالٰی اپنی صفات میں بھی یکتا ہیں۔ جو صفات اللہ تعالٰی کی ہیں جو کسی اور میں نہیں پائی جاتی نہ پائی جائیں ہیں۔ سورۃ فاتحہ میں ارشاد ہے :

الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمن الرحیم

"تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو کہ جہاں کا رب ہے وہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔"

اسی طرح اللہ تعالٰی **الملک، القدوس، السلم، العزیز، الجبار، الحی القیوم** ہیں۔ یہ تمام وہ صفات ہیں جو کسی انسان، یا کسی اور مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔

## iii- توحید فی الافعال :

توحید فی الافعال سے مراد یہ ہے کہ یعنی اس بات پر یقین کر لینا کہ اللہ تعالٰی جو کام کر سکتے ہیں۔ وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ جیسے کہ قرآن مجید اس بات کی گواہی یوں دیتا ہے :

کن فیکن

"اور جب وہ کسی بات کا ارادہ کرتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔"

## 5- توحید کی انسانی زندگی میں ضرورت :

اللہ تعالٰی نے جب انسان کو پیدا کیا تو اسی کی پیدائش سے پہلے ہی اس کی جسمانی ضروریات کو دنیا سے اور روحانی ضروریات کو خود سے منسلک کر دیا۔ یعنی دنیاوی ضروریات تو اسی دنیا سے پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن انسان کو اپنی روحانی ضروریات کے لیے اللہ سے جڑنا پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ اللہ کا قرب بھی حاصل کرتا ہے اور

Scanned with CamScanner

ساتھ ساتھ اپنی زندگی کو ایک بہتر انداز میں جینے کی کوشش کرتا ہے۔ جس طرح اللہ نے اسے گزارنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان اور دیگر تمام مخلوقات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ لیکن انسان کی آزمائش کے لیے اس کی زندگی میں کچھ ذمہ داریاں بھی ڈال دیں۔ تاکہ وہ دینی اور دنیاوی زندگی کو متوازن کر کے چلے۔ وہ اللہ سے لو بھی لگائے اور اپنی زندگی بھی گزارے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھتا ہے، اس پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی بھی رسوا نہیں ہوتا۔ عقیدہ توحید پر یقین رکھنا انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ گناہوں سے بچا رہے۔ اور اپنے رب سے جڑا رہے۔

## 6- عقیدہ توحید کی اہمیت:

عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول نے فرمایا

"سب سے فضیلت والا عمل "لا الہ الا اللہ"
اور بہترین دعا استغفار ہے۔"

اگر اسلام کے بنیادی ارکان پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ توحید کو دروازے کی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ توحید پر عمل کیے بغیر انسان عبادات کی طرف نہیں جا سکتا۔ اس لیے عبادات پر عمل پیرا ہونے سے پہلے عقیدہ توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔

## 7- عقیدہ توحید کی اہمیت کی وضاحت کے نظریے:

عقیدہ توحید کی اہمیت کی وضاحت کے کچھ نظریے درج ذیل ہیں۔

### 1. تاریخی نظریہ:

تاریخ انسان کو سکھاتی ہے کہ دنیا میں تبدیلی کی کیا وجوہات تھیں یا کسی قوم کے عروج و زوال کی داستان یا کسی قوم یا علاقے کے نظریات یا ثقافت کا تاریخی پس منظر ہیں۔ بالکل اسی طرح اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی انسان

Scanned with CamScanner

توحید پر ایمان رکھے بغیر ادھورا ہے۔ اور یہ احساس اسے بتدریج ہوتا رہتا ہے۔ جیسا کہ John Booker اپنی کتاب "The Brief History of God" میں لکھتا ہے کہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ تمام تہذیبوں نے خدا کو تلاش کیا۔ یعنی یہ انسان کی ضرورت ہے کہ وہ خدا سے منسلک رہے۔ اور خدا کے احسانات اور انعامات کو جانے۔ اسی لیے اللہ نے اس عقیدہ پر عمل کرنے پر بہت فضیلت اور انعام و اکرامات سے نوازنے کا وعدہ کیا ہے۔

## ii. عقلی و فلسفی نظریہ:

بعض اوقات کچھ باتوں کا جواب ڈھونڈنے کے لیے سوچ کا سہارا لیتا ہے۔ اور اگر وہ تھوڑا بہت غور و فکر کرے تو اسے معلوم پڑتا ہے کہ واقعی کوئی ذات ہے جو اس نظام کو چلا رہی ہے۔ ایسی تمام سوچیں اس کے دل میں عقیدہ کو اور پختہ کر دیتی ہیں۔ ایک دفعہ امام ابو حنیفہ رحمہ ایک بدو کے ساتھ مناظرے کے لیے جا رہے تھے۔ جو کہ خدا کا منکر تھا۔ اس نے آپ کا کافی انتظار کیا۔ امام ابو حنیفہ دیر سے پہنچے جس پر اس نے وجہ دریافت کی۔ اس پر آپ رحمہ نے فرمایا کہ جب میں ندی کے کنارے پہنچا تو کوئی کشتی موجود نہیں تھی۔ اچانک ایسا ہوا کہ درخت کٹا اور اس سے خود بخود کشتی بن گئی۔ تو میں اُس میں سوار ہو گیا اور یہاں پہنچ گیا۔ جس پر وہ بدو ہنسنے لگا اور بولا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ عقل اِس بات کو نہیں مانتی کہ ایک کشتی خود بخود بن جائے اور آپ اس میں سوار ہو کر یہاں آ جائیں۔ ایسے کیسے ممکن ہے۔ اس پر یقین کرنا عقل کے خلاف ہے۔ اس پر امام ابو حنیفہ نے ایک تاریخی جواب دیا:

اگر ایک کشتی خود بخود نہیں بن سکتی۔ تو اتنی بڑی کائنات بغیر کسی ہستی کے کیسے وجود میں آ سکتی ہے۔

یہ جواب سن کر وہ بدو اتنا متاثر ہوا کہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

## iii۔ سائنسی نظریہ:

اگر سائنس اور قرآنی آیات کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ بہت سی معلومات اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ذریعے مسلمانوں کو پہلے بھیج دی تھیں۔ جو کہ آج سائنس معلوم کر رہی ہے۔ سائنس نے بہت دیر سے دریافت کیا کہ انسانی تخلیق کیسے ہوتی ہے اور اس کو کون سی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور قرآن میں بات 1400 سال پہلے کر چکا ہے جیسا کہ سورۃ المومنون کی آیت نمبر 12-16 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے گارے سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنایا۔ ایک جگہ ٹھہرنے والا۔ پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنا دیا۔ پھر جمے ہوئے خون سے ہم نے لوتھڑا خلق کیا۔ پھر لوتھڑے کو ہڈیوں کا لباس پہنایا۔ پھر ہم نے اس کو ایک خلقت میں پیدا کیا۔ پس اللہ بابرکت ہے احسن خلق کرنے والا ہے۔ پھر بالتحقیق اس کے بعد تم مرو گے اور قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔"

سائنس میں انہی مراحل کو Gastrulation stages کہا جاتا ہے۔ تو اگر اس میں موازنہ کیا جائے تو عقل اس بات پر یقین کرنے پر خود بخود آمادہ ہو جاتی ہے کہ انسان کی ڈور اس کے رب کے ہاتھ میں ہے۔ جس نے انہیں پیدا کیا ہے۔

## iv۔ اسلامی نظریہ:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو جینے کا مقصد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ایک لائحہ عمل بھی ملقین کرتا ہے۔ اور انسان کو اس بات پر یقین کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ ایک خدا کو مانے۔ اس کی اطاعت کرے۔ اس کے تمام کاموں کو بجا

لائے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ فرمایا ہے:

واطعن اللہ ورسولہ

"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو"

توحید

مقصد حیات کی فراہمی — تقویٰ — پاکیزگی روح

مایوسی سے دوری — انسانیت سے ہمدردی — فرائض کی انجام دہی

دنیا اور دین میں توازن

بہتر دنیا — بہتر آخرت

8- نتیجہ:

غرض یہ کہ عقیدہ توحید انسانی زندگی میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ انسان کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اللہ سے لو لگانا نہایت ضروری ہے۔ اور اس کے لیے لازمی ہے۔ کہ اللہ سے رابطہ ہو۔ اللہ سے رابطے کے لیے عبادات کو پورا کرنا ضروری ہے۔ لیکن عبادت تک جانے کا راستہ توحید کے دروازے سے جاتا ہے۔ اور توحید کی دہلیز کو پار کرنے کے بعد ہی انسان اللہ سے رابطہ بنانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

x — x — x — x — x — x — x

# سوال (۳)

## ۱- تعارف:

اگر تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی آمد سے پہلے عرب اور دنیا بھر میں لڑائی اور فسادات تھے۔ لیکن اسلام فساد اور بے جا جنگ کو پسند نہیں کرتا بلکہ امن و آشتی کو فروغ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ تمام لوگ آپس میں مل جل کر رہیں۔ اسلام نے امن بقائے باہمی کے جو اصول وضع کیے ہیں۔ اس کی عملی شکل رسول ﷺ، خلفائے راشدین اور صحابہ کرام نے دی۔ اور یہ اصول آج بھی دنیا میں عملی طور پر رائج ہیں۔ لیکن دین سے دوری کی بنا پر معاشرہ تذبذب کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر صحیح معنوں میں ان قوانین کو مکمل رائج کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں امن کی فضا کو قائم کیا جا سکتا ہے۔

## ۲- اسلام: امن بقائے باہمی کے اصولوں کا علمبردار:

لفظ اسلام "سلم" سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی امن و آشتی کے ہیں۔ اصطلاح میں اپنی مرضی سے امن میں داخل ہونے کا نام اسلام ہے۔

شرعی معنوں میں اپنی مرضی سے اللہ کی اطاعت میں داخل ہونے کا نام اسلام ہے۔

اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے، اور اس کی کئی مثالیں تاریخ سے اور رسول ﷺ کی زندگی سے ملتی ہیں۔ قرآن مجید خود اس بات کی گواہی دیتا ہے:

"جس نے ایک انسان کا قتل ناحق کیا
اس نے تمام انسانیت کا قتل ناحق
کیا اور جس نے ایک انسان کو بچا لیا
اس نے گویا تمام انسانیت کو بچا لیا۔" (5:32)

اس آیت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام صرف امن و آشتی کا مذہب اور بقائے باہمی کے اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

## 3- رسولؐ بطور پیغمبر امن:

سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر 107 میں ارشاد ہوتا ہے:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔

"اے نبیؐ! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔

آپؐ خود انسانیت اور بقائے باہمی کے اصولوں کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔

## 4- اسلامی تاریخ میں بقائے باہمی کی مثالیں:

اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ خود رسولؐ نے ایسے معاملات کو عملی طور پر حل کیا جس سے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اسلام واقعی بقائے باہمی کے اصولوں کا علمبردار ہے۔ جس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

### i- نبوت سے پہلے حجر اسود کا تنازعہ:

کعبے کو دوبارہ تعمیر کرنے کی تجویز ولید بن مغیرہ نے دی اور اس طرح اس کی تعمیر شروع ہو گئی۔ جب بات حجر اسود کو نصب کرنے کی آئی تو لوگوں کے درمیان خاص کر قبائل کے سرداروں کے درمیان یہ تنازعہ شروع ہو گیا کہ حجر اسود کو نصب کرنے کا شرف کون حاصل کرے گا۔ ابو امیہ نے تجویز دی کہ کل جو سب سے پہلے مسجد حرام میں داخل ہوگا اسے یہ شرف نصیب ہوگا۔ اگلے دن رسولؐ سب سے پہلے داخل ہوئے۔ لیکن آپؐ نے حجر اسود اٹھایا تاکہ سب کو ساتھ لے کر چلیں۔ اور آپؐ نے ان سے کہا کہ چادر میں پتھر رکھ کر سب مل کر اٹھائیں اور اس کی جگہ پر آپؐ نے اٹھا کر نصب کر دیا۔ اگر آپؐ ایسا نہ کرتے تو شاید ان سرداروں میں لڑائی جھگڑا شروع ہو جاتا۔

### ii- نبوت کے بعد مکہ سے پر امن اخراج:

Scanned with CamScanner

رسول کو مکہ میں اسلام کی تبلیغ کرنے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ اگر آپؐ چاہتے تو مکہ کے لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیتے۔ لیکن آپؐ نے وہاں کا سکون خراب نہیں کیا۔ کیونکہ آپؐ کو معلوم تھا کہ وہاں بہت سے لوگ آباد ہیں۔ جن کی زندگی مشکل ہو جاتی۔ اس لیے آپؐ نے مکہ سے پر امن اخراج کیا۔

## iii- میثاق مدینہ :

مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آپؐ نے مدینہ کے حالات کا جائزہ لیا۔ وہاں انصار اور یہودیوں کے قبیلے بھی آباد تھے۔ یہودیوں کے قبیلے میں بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع آباد تھے۔ آپؐ ان کے ساتھ مل کر امن کے خواہاں تھے۔ اس لیے آپؐ نے ان کے ساتھ مل کر ایک تاریخی معاہدہ کیا جو کہ انسانی تاریخ کا پہلا معاہدہ تھا۔ اور اس میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے حقوق کی بھی ضمانت دی گئی۔

## 5. اسلام میں پر امن بقائے باہمی کے اصول :

اسلام میں کچھ ایسے اصول ہے جو کہ پر امن بقائے باہمی کو فروغ دیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے معاشرے میں مثبت تبدیلی آسکتی ہے۔ یہ اصول درج ذیل ہیں :

## i- احترام انسانیت :

اسلام میں انسان کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے اور انسانیت کو ایک مقام حاصل ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

**ولقد کرمنا بنی آدم**

"ہم نے بنی آدم کو عزت عطا کی"

تمام انسان احترام کے لائق ہیں صرف اس بنا پر کہ اللہ نے انہیں فضیلت بخشی ہے۔ انسان کو یہ مقام صرف اور صرف اسلام ہی دے سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

## ii. بنیادی انسانی حقوق:

اسلام نے انسان کو 1400 سال پہلے انسانی حقوق عطا کیے جبکہ اگر مغرب میں دیکھا جائے تو یہ حقوق 1215 میں Magna Carta کے بعد دیے گئے اور جب چاہے واپس لیے جا سکتے ہیں۔ لیکن اسلام کے اصول ابدی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ انھیں کوئی واپس نہیں لے سکتا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ نے فرمایا:

"تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور تمہارا ان پر۔"

## iii. مذہبی آزادی:

اسلام نے انسان کو مکمل مذہبی آزادی دی ہے۔ اور اس کو غور و فکر کا حکم بھی دیا ہے۔ تاکہ وہ ہدایت تلاش کر کے سیدھے راستے پر آ جائے۔ قرآن مجید اس بات کو یوں بیان کرتا ہے:

لکم دینکم ولی دین

"تمہارے لیے تمہارا اور ان کے لیے ان کا دین۔"

## iv. عفو و درگزر کا حکم:

اللہ تعالیٰ خود بھی بہت رحیم ہے اور اس ادا کو پسند کرتے ہیں کہ ایک انسان دوسرے انسان کو اس کی خطا پر معاف کر دے۔ جیسے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 159 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اور یہ اللہ کی رحمت کے سبب ہے کہ تو ان پر بڑا مہربان ہے۔ اگر تو تندخو اور سخت دل ہوتا۔ تو یہ تیرے گرد منتشر ہو جاتے پس تو ان سے درگزر کر اور ان کے لیے دعائے مغفرت کر۔"

## v. قانون کی بالادستی:

Scanned with CamScanner

اسلام کی نظر میں قانون سب سے بالاتر ہیں اور اس کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں۔ چاہے بادشاہ ہو یا امیر ہو یا غریب، قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں آپؓ کو جب کو عدالت بلایا جاتا۔ آپ حاضر ہو جاتے تھے۔ اور تمام لوگوں کو حق حاصل تھا کہ وہ خلیفہ کے فیصلے پر اعتراض کر سکتے تھے۔ اور اس پر تنقید کرنے کا حق رکھتے تھے۔

## vi- برابر انصاف کا حصول:

حضورؐ کے زمانے میں یہودی اور عیسائی اپنے قوانین کے مطابق فیصلے کروانے آپؐ کے پاس آتے تھے۔ کیونکہ انہیں آپؐ پر بہت یقین تھا کہ آپؐ کبھی جھوٹ نہیں بولتے اور انصاف سے فیصلہ کریں گے۔ اسلام میں انصاف کا تصور معاشرے کو درست راہ پر لا سکتا ہے اور امن کی فضا قائم کر سکتا ہے۔

ان اللہ یحب المقسطین (۹ : ۴۹)

"بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

## vii- شفقت و مہربانی کا تصور:

اسلام تمام انسانوں سے شفقت و مہربانی سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔ ایک دفعہ رسولؐ گلی سے گزر رہے تھے کہ بڑھیا نے ان پر کوڑا پھینکا۔ آپؐ وہاں سے معمول کے مطابق روز گزرتے اور وہ روز آپؐ پر کوڑا پھینکتی۔ ایک دفعہ آپؐ وہاں سے گزرے اور کسی نے آپؐ پر کوڑا نہیں پھینکا۔ آپ کو پریشانی ہوئی اور اس کے گھر تشریف لے گئے وہاں جا کر پتا چلا کہ وہ بیمار ہے۔ آپؐ نے اس کی عیادت کی۔ اس کے گھر کا کام کیا۔ اور اس کی تیمارداری کی۔ وہ آپؐ کی شفقت و مہربانی سے اتنی متاثر ہوئی کہ مسلمان ہو گئی۔

## viii- مساوات کا علمبردار:

اسلام تمام لوگوں کو برابری کا درس دیتا ہے۔ اور

DATE: __/__/____

اس کی نظر میں تمام لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے :

"حق تو یہ ہے کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادو۔"

## ix۔ غلاموں کے حقوق :

اسلام میں بقائے باہمی کو برقرار رکھنے کے لیے دیگر حقوق کے ساتھ ساتھ غلاموں کے حقوق بھی دیے گئے ہیں۔ حضور اپنے غلاموں سے نہایت اچھا سلوک کرتے تھے اور باقی سب کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :

"غلاموں کے ساتھ برابری کا سلوک کرو۔ جو خود کھاؤ انھیں بھی کھلاؤ جو خود پہنو انھیں بھی پہناؤ۔"

## x عورتوں کے حقوق کا علمبردار :

اسلام معاشرے میں امن قائم کرنے کے لیے نہ صرف مرد بلکہ عورتوں کے حقوق کو بھی فروغ دیتا ہے۔ بلکہ عورت کو ستر کہا گیا ہے : اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری مرد پر ڈال دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

"اور ان کے رب نے ان کی التجا کو قبول کیا کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔"

## xi۔ اسلام میں جنگ کا مقصد :

اسلام بقائے باہمی کو کس قدر فروغ دیتا ہے۔ اس کی بہترین مثال اس بات سے کوئی نہیں ہو سکتی کہ اسلام میں جنگ کا مقصد

Scanned with CamScanner

مالِ غنیمت کو لوٹنا یا لوگوں کو یرغمال بنانا نہیں بلکہ دشمن کے شر کو دور کرنا ہے۔ Montgomery Watt کے مطابق رسول ﷺ کی ہدایت پر تقریباً 82 جنگیں لڑی گئیں جن میں تقریباً 1052 جانوں کا ضیاع ہوا۔ جو کہ دنیا کی تاریخ کی کم شدت والی جنگیں ہیں۔

**اسلامی اصول:** ← بنیاد: امن

- بھائی چارہ، مساوات، انصاف،
- حقوق و فرائض، مرد و زن
- کی اہمیت، عفو و درگزر،
- انصاف، سچائی، امانت داری،
- دھوکہ دہی سے مخالفت،
- تقویٰ کی بنیاد پر فضیلت

معاشرے میں امن اور برابری ← سکون و اطمینان ← امن و آشتی کا گہوارہ

**نتیجہ:**

درج بالا اصول سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اسلام امن و آشتی کو فروغ دیتا ہے اور معاشرے میں سکون کی فضا قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسلام نے اصول وضع کیے ہیں اور حضور ﷺ نے ان اصولوں کو عملاً رائج کر کے دکھایا ہے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام واقعی امن کا علمبردار ہے۔

Scanned with CamScanner

# سوال نمبر 4 :

## 1 تعارف :

اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک دین ہے جو کہ مکمل ضابطہ فراہم کرتا ہے۔ عقائد، عبادات اور رسومات کے ساتھ ساتھ زندگی کے نظام کے بارے میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام دنیا کا منفرد سیاسی نظام ہے۔ جس میں دین اور سیاست جدا نہیں بلکہ آپس میں جڑے ہیں اور لازم و ملزوم ہیں۔ اسلام کے سیاسی نظام کی ساخت دین سے اخذ کی گئی ہے۔

## 2۔ سیاست کا معنی و مفہوم :

سیاست کے لیے انگریزی زبان میں Politics کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو کہ لفظ "Politika" سے ماخوذ ہے۔ اور اس سے مراد ہے "ریاست یا گروہ کو منظم کرنا"۔ سیاست کی ابتداء یونانی فلاسفر کے ادوار میں ہوئی۔ جب پہلی دفعہ Plato اور Aristotle نے ریاست کا تصور پیش کیا۔

Aristotle کے مطابق سیاست :

"سے مراد قانون سازی اور لوگوں کی فلاح و بہبود ہے۔"

سیاست کی ایک اور تعریف یوں کی جاتی ہے :

"سیاست دراصل طاقت کے حصول اور استعمال کا نام ہے۔"

## 3۔ مغرب کا سیاسی نظام :

1648 میں Treaty of Westphalia نے دین کو مذہب سے جدا کر دیا۔ اس کے بعد Nation state کا تصور آیا۔ اس کے بعد فرانسیسی اور امریکی انقلاب کے بعد سیاست کے تصور میں تبدیلی آئی۔ اور کہا گیا کہ 51%

Scanned with CamScanner

ووٹ لینے والا بقیہ 49% پر حکمرانی کر سکتا ہے۔ یہی نظریہ آگے جا کر Renaissance کی وجہ بنا جس کا مرکز "انسانیت" تھا۔ یعنی انسان دنیا میں اہم منصوبوں کے لیے کسی بادشاہ یا پوپ کے فیصلے کا محتاج نہیں ہے۔

## 4۔ اسلام کا سیاسی نظام:

اسلام کا سیاسی نظام ایک منفرد ہے جو دنیا کے تمام سیاسی نظام سے جداگانہ ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام مذہب سے جدا نہیں ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام کے دو مقاصد ہیں۔

**اسلام کا سیاسی نظام**

مقاصد

- شریعت کا نفاذ
- لوگوں کی فلاح و بہبود

اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"اور آپس کے معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کرو۔" (3:159)

## 5۔ اسلام کے سیاسی نظام کے اصول:

اسلام کے سیاسی نظام کے اصول ایسے ہیں جو کہ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان میں چند کا ذکر درج ذیل ہے:

### i. حاکمیت اعلیٰ کا تصور:

اسلام میں حاکمیت اعلیٰ کا تصور صرف اللہ کو حاصل ہے کہ اللہ کی ذات کے پاس ہی تمام اختیارات ہیں۔ انسان کو اللہ نے اختیارات دیے ہیں۔ لیکن ان اختیارات کا

Scanned with CamScanner

DATE: ___/___/___

اصل مالک صرف اللہ ہے۔ تو انسان کو اللہ کی حدود میں رہتے ہوئے فیصلے کرنے دیا ہے۔

"اور اللہ سے بہتر فیصلہ کس کا ہو سکتا ہے۔" 5:50

## iii. انسان بطور نائب:

انسان دنیا میں صرف اللہ کا خلیفہ ہے۔ اور خلیفہ کا کام مالک کی مرضی اور منشا کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق فیصلے نہیں کرتا۔ وہ مالک کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"جس وقت تمہارے رب نے کہا فرشتوں سے کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔"

## iv. مشاورت کا حکم:

اسلام کے سیاسی نظام کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ خلیفہ کو مشاورت کا حکم دیا گیا ہے کہ تمام فیصلے کرنے سے پہلے لوگوں سے مشورہ کر لے۔ حضورؐ بھی فیصلہ کرنے سے پہلے صحابہ کرام سے مشورہ کرتے تھے۔ جیسا کہ غزوہ خندق میں خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسی نے دیا تھا۔

## v. شریعت بطور قانون:

اسلامی ریاست میں خلیفہ کی ذمہ داری ہے کہ شریعت کو بطور قانون نافذ کرے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنائے۔ اسلامی ریاست کا مقصد ہی شریعت کو نافذ کرنا اور شریعت کی رو سے فیصلے کرنا ہے۔

"تم بہترین امت ہو جو انسانیت کے لیے نکالی گئی ہو جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔" 3:110

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/____

vi- **امر بالمعروف و نہی عن المنکر:**

ایک خلیفہ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی ریاست کے خواہش کو ذہن میں رکھتے ہوئے لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور ایسی پالیسیاں وضع کرے تاکہ لوگ برائی سے باز رہیں۔

سورۃ الحج کی آیت نمبر ۴۱ میں ارشاد ہے:

"اگر ہم ان لوگوں کو زمین میں اقتدار بخشیں گے تو وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے، نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے۔"

vii- **بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی:**

اسلامی ریاست میں تمام انسانی حقوق الہامی یا اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہیں۔ کوئی بھی انسان ان کو واپس نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر اللہ چاہے تو ان کو واپس لے سکتے ہیں۔ جبکہ خلیفہ کا کام ہے کہ وہ ان تمام حقوق کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ جیسے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے فرمایا:

"لوگو! تمہاری جان اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہے۔"

viii. **اقلیتوں کے تحفظ کی ضمانت:**

اسلامی سیاسی نظام میں اقلیتوں کے حقوق کی بھی ضمانت دی گئی ہے کہ ان کو بھی وہی تمام حقوق حاصل ہیں جو کہ تمام مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"لکم دینکم ولی دین"

"اور تمہارے لیے تمہارا اور ان کے لیے ان کا دین۔"

viii. **احتساب کا تصور:**

اسلامی سیاسی نظام میں خلیفہ کی ایک اہم ذمہ داری ہے

DATE: ___/___/___

بھی ہے کہ وہ احتساب کے نظام کو یقینی بنائے۔ اور اس ضمن میں کلیدی کردار ادا کرے۔ کیونکہ احتساب کے بہتر نظام سے ہی معاشرہ کرپشن اور دیگر برائیوں کا خاتمہ ہو گا۔

## ix- اپنوں کو نوازنے کے منافی نظام:

اسلامی ریاست کی بنیاد ہی مساوات پر قائم ہے۔ یہ صرف اپنوں کی بات نہیں کرتا۔ بلکہ اپنوں کو نوازنے کے خلاف ہے۔ ایک دفعہ قبیلے مخزوم کی عورت جس کا نام فاطمہ تھا اس نے چوری کی۔ لوگوں نے صحابہ سے اس کی سفارش کرنے کو کہا جس پر حضورؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا:

"اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی
تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ
دیتا۔"

## x- اسلامی ریاست بطور فلاحی ریاست:

اسلامی ریاست میں خلیفہ کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ ریاست کی معیشت اور فلاحی معاملات پر توجہ دے اور ان کو بہتر کرنے کی کوشش کرے۔ جیسے امام تیمیہ کہتے ہیں:

"ان صفتوں کا قیام فرض
کفایہ ہے جس سے ریاست
کی فلاح و بہبود زیادہ بہتر
ہو سکے۔"

اسلامی سیاسی نظام صرف اور صرف امیروں کی کفالت نہیں کرتا۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے لیے بھی سہارا بنتا ہے جو زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسولؐ نے فرمایا:

"اگر کوئی شخص فوت ہو جائے جس کے ذمے
قرض باقی ہو اور اس کا کوئی رشتہ دار

Scanned with CamScanner

DATE: ___/___/___

فرض ادا کرنے کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو اس کا فرض ادا کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔"

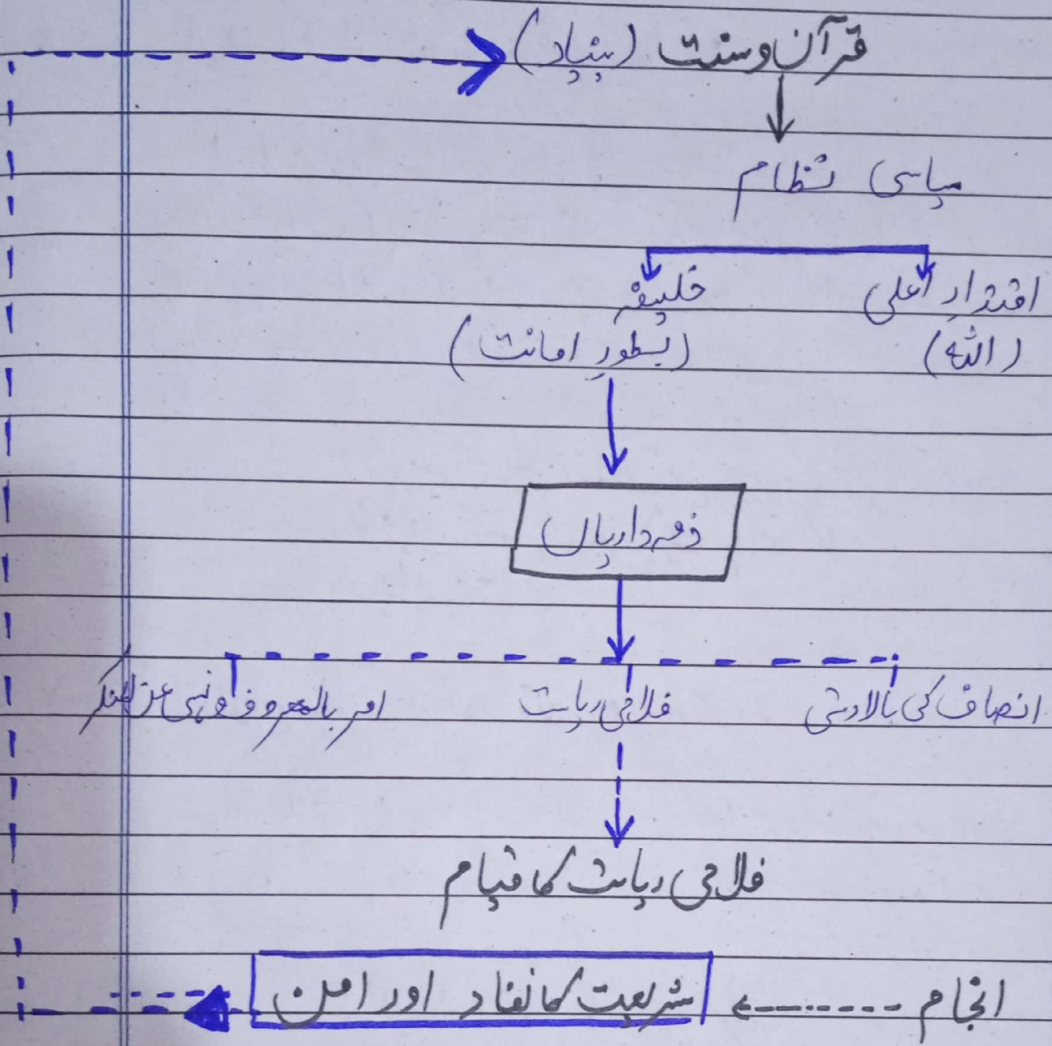


6- **نتیجہ:**

اس ساری بحث کو ذہن میں رکھ کر یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام کا سیاسی نظام قرآن و سنت پر مبنی ہے جہاں دین اور سیاست جدا نہیں۔ دین اور سیاست ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ خلیفہ اپنے مقاصد کو بجا لائے اور معاشرے کو ایک بہتر فلاحی معاشرہ بنانے کی بھرپور کوشش کرے جہاں شریعت کا بول بالا ہو۔

Scanned with CamScanner

DATE: __/__/____

# سوال نمبر 6:

## 1- تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کے بعد اس کی ہدایت کے لیے خصوصی انعامات و اکرامات مخصوص کیے۔ تاکہ وہ زندگی بہتر طریقے سے گزار سکے۔ ان میں قرآن و سنت، اجتہاد، اجماع اور قیاس شامل ہیں۔ جس کے ذریعے وہ تمام مسائل کا حل دریافت کر سکتا ہے۔ اور اپنی دنیا و آخرت کو بہترین بنا سکتا ہے۔ اور اپنا زندگی میں آنے کا مقصد بھی جان سکتا ہے۔ اللہ کے احکامات کو بہترین انداز میں سمجھ سکتا ہے۔

## 2- اسلامی شریعت:

اسلامی شریعت سے مراد تمام معاملات میں اسلام کو عملاً رائج کرنے کے ذرائع ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام انسان تک پہنچانے کے لیے نبی اور رسول منتخب کیے۔ رسولوں کو شریعت دی گئی۔ ہر رسول نئی شریعت لے کر آتا۔ شریعت کا یہ سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور حضورﷺ پر آ کر ختم ہو گیا۔ لیکن آج کا انسان ان مسائل کا حل بھی اسلامی شریعت سے نکال سکتا ہے جس کا حل قرآن و سنت میں موجود نہ ہو۔

## 3- اسلامی شریعت کے ماخذ:

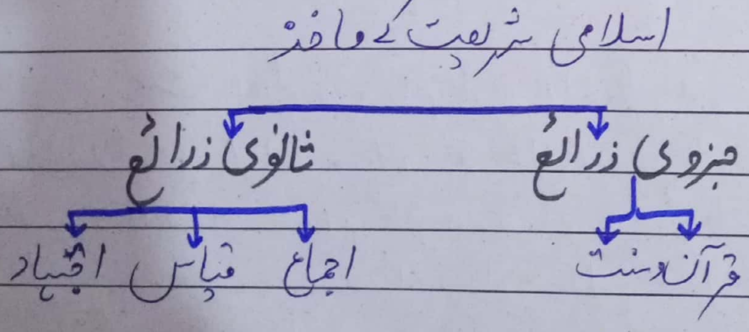


### أ- جزوی ذرائع:

DATE: ___/___/___

جزوی ذرائع سے مراد اسلامی شریعت کے ابتدائی ذرائع جہاں سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچنا شروع ہوا۔ تو جزوی ذرائع میں قرآن اور سنت آتے ہیں۔

## قرآن :

لفظ قرآن "قراءت" سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے بار بار پڑھا جانے والا یا دہرانا۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا پیغام اور آخری کتاب ہے جو کہ تقریباً 23 سال کے عرصے میں رسول ﷺ پر وحی کے ذریعے نازل ہوتی رہی۔

قرآن مجید کا معجزہ یہ ہے کہ کتاب تحریف سے پاک ہے۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

"بے شک یہ کتاب ہم نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں"

قرآن مجید کا مقصد لوگوں کو ہدایت فراہم کرنا ہے۔ جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 2 میں ارشاد ہوتا ہے:

[illegible]

ترجمہ

"یہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں متقین کے لیے ہدایت ہے۔"

## سنت :

سنت سے مراد وہ تمام طریقے یا افعال جو رسول ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنائے۔ اس پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ تمام کام انسان کو زندگی گزارنے کا طریقہ عمل دیتے ہیں۔ یا ہم انسان عام مسائل کا حل ان کی زندگی سے لے سکتا ہے۔ جیسا کہ اگر کسی کو اخلاق کے

Scanned with CamScanner

متعلق رہنمائی لینی ہو تو وہ سیرت النبی سے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ آپ ﷺ کا طور طریقہ، اس کے علاوہ ریاستی معاملات، جنگ کے قوانین، اور دیگر تمام افعال جن کے بارے میں قرآن میں رہنمائی موجود نہ ہو۔ یا قرآنی احکامات کو بیان کیا گیا ہو۔

## ii۔ ثانوی ذرائع:

شریعت کے ثانوی ذرائع درج ذیل ہیں۔